موسم سرما اور دعوتِ غورو فکر!

ترتیب وتحریر: محمد عطاء المصطفیٰ مدنی

سورہ اٰلِ عمران، آیہ ۱۹۰

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۙ

بے شک آسمانوں اورزمین کی پیدائش اوررات اوردن کے بدلنے میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں.

ہلاکت ہے اُس کے لئے

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں، میں حضرت میمونہ کے گھر رات میں ٹھہرا، اس رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُن کے ہاں آرام فرما تھے، جب رات کا تہائی حصہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کران آیات کی تلاوت فرمائی جبکہ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا" ہلاکت ہے اس کے لئے جو یہ آیت پڑھے اوراس میں غورو فکر نہ کرے۔ (الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، حدیث ٦٢٠)

سائنس پڑھنا بھی باعثِ ثواب لیکن!

اِس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اچھی نیت سے سائنس کا علم حاصل کرنا بھی باعثِ ثواب ہے، جیسے اِس کے ذریعے رب تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانا، فلاحِ انسانیت کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دینا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام کو سائنس کے تابع قرار دیا جائے بلکہ سائنس اسلام کے تابع ہے۔ سائنس کا ہر وہ نظریہ، تھیوری جو اسلام کے خلاف ہے ازرُوئے مسلمان ہمیں اُس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

اپنے آپ کو پہچانیں!

امام غزالی فرماتے ہیں: آسمان کی نیلاہٹ اور ستاروں کی ٹمٹماہٹ کو دیکھ لینا غورو فکر نہیں یہ تو جانور بھی کر لیتے ہیں۔ آسمان وزمین کے مقابلے میں، تو ایک ذرّہ بھی نہیں ہے، اپنے اوپر غور کرو، پہلے اپنی ذات کو پہچانو (کیمیائے سعادت)

حدیث ہے: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے رب کو پہچان لیا (الحاوی للفتاوی، ۲/۲۸۸)

اپنے آپ کو پہچانیں، اپنوں کو پہچانیں، آج کے ایجوکیٹڈ نوجوان کو کروڑوں میل دور سیاروں کی چال اور چاند کی رفتار کا نالج ہے مگر برآمدے میں بخار سے تپتے باپ کی اور اندر کمرے میں درد سے کراہتی ماں کی خبر نہیں ہے!!

سردی بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ

جب سردی کا موسم آتا ہے تو والدین اپنے بچوں کو گرم لباس پہناتے ہیں، جب رات کو بچے سوتے ہیں تو کمبل، رضائی سے انہیں ڈھانپتے ہیں، بچے کو جب حرارت پہنچتی ہے تو بچے کمبل، رضائی اتار دیتے ہیں۔ رات کے پچھلے پہر جب والدین کی نظر بچے پر پڑتی ہے تو فوراً دوبارہ ڈھانپ دیتے ہیں، اس مشق کے دوران بندہ غور و فکر کرے تو معرفتِ الٰہی کے سربستہ راز کھلتے ہیں، بندہ بھی خواہشات کی حرارت کے سبب تقویٰ کا لباس بار بار اتار دیتا ہے، ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا رب تعالیٰ اپنی بارگاہ سے دھتکارتا نہیں ہے، ننگا رہنے نہیں دیتا ہے بلکہ اپنے بندے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور دوبارہ تقویٰ کا لباس پہنا دیتا ہے اور فرماتا ہے: وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (اعراف، آیت ۲٦) میرے بندے تقویٰ کا لباس بہتر ہے اِسے پہن کر رکھ۔ یہ کوٹ، جیکٹ، گرم لباس تجھے دنیا کی سردی سے بچاتے ہیں، تقویٰ کا لباس تجھے زَمہرِیرا (جہنم کی سردی) سے بچائے گا۔

سردی نیکیوں کا موسم بہار

ابو سعید خدری رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ: اَلشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَ۔ یعنی سردی مومن کے لیے موسمِ بہار ہے، سردیوں کا دن چھوٹا ہوتا ہے، چنانچہ وہ اس میں روزہ رکھتا ہے، اور رات لمبی ہوتی ہے، چنانچہ وہ اس میں قیام کرتا ہے۔ (السنن الکبری، رقم الحدیث ۸۷۱۹) ایسے ہی سردی کے موسم میں نیکیوں کا تحمل مشقت کے سبب بڑھا دیا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردے اور درجات بلند کردے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتلائیے! ارشاد فرمایا: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ (ٹھنڈے پانی کی وجہ سے) مشقت و ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (مسلم، رقم الحدیث ۲۵۱)

سردی کی شدت سے پناہ مانگئے!

ہر چیز میں خیر اور شر دونوں پہلو ہوتے ہیں، رب تعالیٰ سے خیر و عافیت مانگی جاتی ہے اور شر سے پناہ مانگی جاتی ہے، نبی کریم ﷺ نے سردی کے شر سے پناہ مانگی ہے چنانچہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر سخت سردی کا دن ہو، اور اس وقت کوئی بندہ یہ دعا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَا أَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ پڑھے، تو اللہ جل شانہ جہنم سے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے نے تیرے زمہریر نامی (ٹھنڈے) علاقے سے پناہ مانگی ہے، اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ دی۔ (فتح الباری لابن رجب، ٤/٢٤٦)

ایک اہم مسئلہ کی وضاحت!

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ جہنم میں آگ کے عذاب کے علاوہ ٹھنڈک کا بھی عذاب ہوگا۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیئے جو اپنے پیاروں کو الیکٹرک فریج میں رکھ کر ٹھنڈک کی شدت سے تکلیف پہنچاتے ہیں، یاد رکھیں جس چیز سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے مردوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے تجہیز و تدفین میں جلدی کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ، وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ یعنی جب تم سے کوئی فوت ہوجائے تو اسے روک کر نہ رکھو (کہ فلاں آرہا ہے منہ دیکھے گا) اور جلدی قبر کی طرف لے جاؤ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۴۴)

سردی میں بوڑھوں کا خاص خیال رکھئے

جوں ہی سردی میں شدت آتی ہے تو بزرگوں بوڑھوں کے انتقال کے اعلانات زیادہ ہوجاتے ہیں، کہا جاتا ہے سردی بوڑھوں اور بچوں کیلیئے اچھی نہیں ہوتی، یہ حقیقت بھی ہے، وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ (یس، آیت ۶۸) جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو ہم خلقت و بناوٹ میں اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے: بچہ اور بوڑھا برابر ہوتا ہے۔ جس طرح ہم بچوں کے گرم لباس کا خیال رکھتے ہیں یوں ہی ہمیں چاہیئے اپنے بوڑھے والدین کی ضروریات کا خیال رکھیں، والدین اپنی اولاد سے مانگتے نہیں ہیں، اولاد کو خود چاہیئے کہ بن مانگے اِن کے لئے گرم کپڑے، رضائیاں، موزے، دستانے وغیرہ کا اہتمام کرے اور اِن سے دُعائیں لے۔

سردی میں غریبوں کی مدد کیجئے

سردی کے موسم میں بعض غریب افراد ایسے ہوتے ہیں جو اپنے لیے گرم لباسوں کا انتظام نہیں کرپاتے، نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ایسے نادار اور مفلس لوگوں کی مدد کرنے کی ترغیب دی ہے، ارشاد فرمایا: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ یعنی جو کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا، اللہ تعالی اسے جنت کا لباس پہنائے گا۔ (ابوداود، رقم الحدیث ۱۶۵۲)